



سوال

(252) ابرو کے بال کاٹنے، ناخن بڑھانے اور نیل پالش لگانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(1) ابرو کے زائد بالوں میں کسی کرنے کا کیا حکم ہے؟

(2) ناخن بڑھانے اور ناخن پالش لگانے کا کیا حکم ہے؟ واضح رہے کہ میں ناخن پالش لگانے سے پہلے وضو کر لیتی ہوں اور چوہ میں گھنٹے بعد اس کو اتار دیتی ہوں۔

(3) کیا عورت بیرونی سفر کے دوران صرف چہرہ ننگا رکھ سکتی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(1) ابرو کے بال اتارنا یا انہیں باریک کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے کے بال اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔ جبکہ علماء نے اس امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ ابرو کے بال اتارنا بھی اسی ضمن میں آتا ہے۔

(2) ناخن بڑھانا خلاف سنت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

(الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْبِخَانُ، وَالْاِسْتِحْدَاؤُ، وَتَقْلِيْمُ الْاِظْفَارِ، وَتَقْلِيْمُ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيْمُ الْاِظْفَارِ) (رواه مسلم، کتاب الطہارۃ، باب 16)

”پانچ چیزیں فطرت سے ہیں، ختمہ کرنا اور استر استعمال کرنا اور مونچھیں کاٹنا اور بگلوں کے بال اکھاڑنا اور ناخن تراشنا۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(وَقَدْ تَرَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَحَلْقِ الْعَانِيَةِ وَتَقْلِيْمِ الْاِظْفَارِ اَنْ لَا يُشْرَكَ الْاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً) (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مونچھیں کاٹنے، ناخن تراشنے، بگلوں کے بال اکھاڑنے اور زیناف بال مونڈنے کے لیے وقت مقرر فرمایا کہ ہم چالیس دن سے زیادہ ان میں سے کچھ نہ چھوڑیں۔“



نیز اس لیے بھی کہ ناخن بڑھانا درندوں اور کفار کے ساتھ مشابہت ہے۔ جہاں تک نیل پالش وغیرہ کا تعلق ہے تو وضو کے لیے اس کا اتنا نا واجب ہے کیونکہ یہ ناخنوں تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ ہے۔

(3) اندرون ملک یا بیرون ملک ہر جگہ اجنبیوں (غیر محرم مردوں) سے پردہ کرنا عورت پر فرض ہے۔

کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ (الاحزاب 33 53)

”اور جب تم ان (ازواج مطہرات) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی کامل پاکیزگی ہے۔“

یہ آیت چہرے اور غیر چہرے کے لیے عام ہے۔ نیز اس لیے بھی کہ چہرہ عورت کی پہچان اور بڑی زینت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَلْأَزْوَاجِ كَمَا وَبَنَاتِكُمْ وَإِنَّمَا الْغُيُوبُ عَلَيْكُمْ مِنَ جَلَابِطِ الشَّيْطَانِ ذَلِكَ أَذَىٰ أَنْ يُضْمِرَ مَا لَا يُؤْمِنُونَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (الاحزاب 33 59)

”اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! فرما دیجئے کہ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور عام اہل ایمان کی عورتوں سے کہلپنے اور اپنی چادر میں لٹکایا کریں اس سے وہ جلد پہچان لی جایا کریں گی اور اس سے انہیں ستایا نہ جائے گا اور اللہ تعالیٰ تو بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے۔“

نیز ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِينَ يَدِينُونَ زِينَةً رَائِيَةً أُولَٰئِكَ يَكُونُونَ لِقَابِهِمْ فِي يَوْمِئِذٍ ضَالِّينَ (النور 24 31)

”اور اپنی آرائش کو ظاہر نہ کریں سوائے لپنے خاوندوں کے پلپنے والد کے پلپنے خسر کے۔“

یہ آیات مبارکہ اندرون و بیرون ملک ہر جگہ مسلمان اور کافر سب سے وجوب پردہ کی دلیل ہیں۔ کسی بھی مومن عورت کو اس میں سستی و کمالی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے، اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہے، نیز اس لیے بھی کہ بے حجابی عورت کے لیے گھر اور باہر ہر جگہ باعث فتنہ ہے۔۔۔ شیخ ابن باز۔۔۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ برائے خواتین

پردہ، لباس اور زیب و زینت، صفحہ: 273

محدث فتویٰ